ماہنامہ
لاہور
نعت
مدح احمد

باقاعدہ اشاعت کے 23 ویں سال کا آخری شمارہ
ماہنامہ
لاہور
نعت
جلد 23
دسمبر 2010
شمارہ 12
مدیح احمد ﷺ
راجا رشید محمود
راجا اختر محمود
7463684
e.mail: madnigraphics@hotmail.com
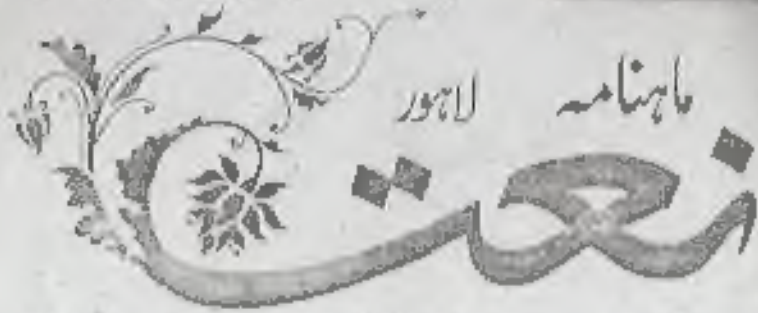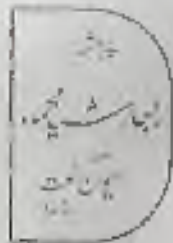
شاعرِ نعت کا ۵۳ واں اردو مجموعۂ نعت

مدحِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم

۵۳

کاوش

راجا رشید محمود

حضور حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کے ظہورِ پُرنور سے قریباً ایک ہزار سال پہلے

نعتیہ اشعار کہنے والے شاعر

حضرت سعد بن کلیکرب تُبّع اوّل حمیری

کی عقیدت کے نام

ثنا طرازیاں

۱ کسی کا قلب جو ہے الحب محمد البشر ﷺ والا
اُسے پہچان پائے گا کہ جو ہو گا نظر والا ۹

۲ مُبتدی اہلِ قلم یا مُنتہی اہلِ قلم
نعت کہتے ہی نظر آئیں سبھی اہلِ قلم ۱۰

۳ روضہ دیکھ کر ان ﷺ کا، سر جھکا ہے خم جیسے
ہو نکلنے والا ہی کوئی دم میں دم جیسے ۱۱

۴ دیارِ آقا و مولا ﷺ کو پارسائیاں نہ بڑھیں
خدا کا شکر کہ طیبہ سے دوریاں نہ رہیں ۱۲

۵ جو تھی قلب میں خواہشِ نعت گوئی
ہوئی بارور کاوشِ نعت گوئی ۱۳

۶ کر دیے پورے ترے ارماں تمام
یاد کر سرکار ﷺ کے احساں تمام ۱۴

۷ ان کے کہنے سے جو کی رب کی حقیقت تسلیم
ہم کو سرکار ﷺ کا ہے وقفِ بصارت تسلیم ۱۵، ۱۶

۸ ہو قبہ کو مری روز نظر بے تاب
در کی چوکھٹ پہ جھکنے کو یہ سر ہے بے تاب ۱۷

۹ [illegible] کے نقشوں کے شہر کو حاصل
[illegible] کو حاصل ۱۸

۱۰ [illegible] سرِ طیبہ
مجھ [illegible] سرِ طیبہ ۱۹

۱۱ جس نے بھی جامِ الحب سرکار ﷺ پی لیا
کردار کا جو چاک تھا، وہ اس نے سی لیا ۲۰

۱۲ تُو ہر معاملے میں نبی ﷺ پہ یقین کر
رکھیں گے اونچا کل کو ترا سر، یقین کر ۲۱، ۲۲

۱۳ راہِ سرکار ﷺ لو باندھ کر قاعدہ
تم مدینے چلو باندھ کر قاعدہ ۲۳

۱۴ بُرائی چھڑائے کتابِ الٰہی
جو سرکار ﷺ لائے کتابِ الٰہی ۲۴

۱۵ آقا ﷺ کی ہے سیرت کا بیاں اس طرح آساں
کردارِ پیمبر ﷺ تھا کہ اک بولتا قرآں ۲۵، ۲۶

۱۶ اک شہرِ ضیا بار ہے اور دیدۂ حیراں
" " " چہرہ ہے اور دیدۂ حیراں ۲۷_۲۹

۱۷ تو عظمتِ سرکار ﷺ کے بارے میں جو سوچے
بن جائے ترا عقدۂ دل عقدۂ حیراں ۳۰

۱۸ سرکارِ دو عالم ﷺ کا ہے یہ رتبۂ ذیشاں
اک مالک و مختارِ جہاں بندۂ رحماں ۳۱، ۳۲

۱۹ پیمبر ﷺ ہیں مختارِ کشتیٔ مقدر
کھلے ہم پہ اسرارِ حسنِ مقدر ۳۳، ۳۴

۲۰ تاباں ہے قسم اور قلم داں کا مقدر
جاگ اٹھا ہے آقا ﷺ کے ثناخواں کا مقدر ۳۵، ۳۶

۲۱ جب کوئی بندہ طیبہ میں حاضر ہوا
اس کی توقیر کا حکم صادر ہوا ۳۷

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مبتدی اہلِ قلم یا منتہی اہلِ قلم
نعت کہتے ہی نظر آئیں سبھی اہلِ قلم

نوکِ خامہ پہ رکھیں جو راستی اہلِ قلم
ثبت کاغذ پہ کریں مدحِ نبی (ﷺ) اہلِ قلم

نعت لکھیں رکھ کے آنکھوں میں نمی اہلِ قلم
آقا (ﷺ) سے ثابت کریں وابستگی اہلِ قلم

سیرتِ محبوبِ خلاقِ جہاں (ﷺ) کے ذکر سے
حرف و صوت و لفظ کی لیں تازگی اہلِ قلم

دنیا کو پیغام دیں حُبِّ رسول اللہ (ﷺ) کا
نثر لکھیں یا ہوں وقفِ شاعری اہلِ قلم

اطاعتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کی اہمیت بتائیں
یوں بکھیریں دہر بھر میں آگہی اہلِ قلم

سادہ لفظوں میں زبانِ قلب سے نعتیں لکھیں
مت تغزل سے کریں شیشہ گری اہلِ قلم

حاضری ان کی نبی (ﷺ) کے شہر میں ہے لازمی
ہیں جو اہلِ درد وہ ہیں واقعی اہلِ قلم

ہے دعا محمودؔ کی کرتے رہیں محشر تلک
مدحتِ آقا (ﷺ) بہ حُسنِ عاجزی اہلِ قلم

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رفعت دیکھ کر اُن کی سر ہُوا ہے خم جیسے
او نکلنے والا ہی کوئی دم میں دم جیسے

ظاہر اُس سے ہوتا ہے مرتبہ پیمبر (ﷺ) کا
رب نے جانِ سرور (ﷺ) کی کھائی ہے قسم جیسے

اتباع میں اُن کی ہم کو بھی یہ کرنا تھا
کام آئے لوگوں کے سرورِ اُمم (ﷺ) جیسے

اس سے ہو گئی واضح مصطفیٰ (ﷺ) کی خوشنودی
جنبشِ قلم ورنہ تھا اُٹھا تھا قلم جیسے

ہم درودِ آقا (ﷺ) کی بات کرتے رہتے ہیں
لے لیا ہو ہاتھوں میں ہم نے یہ عَلَم جیسے

اس سے تو یہ ظاہر ہے بخشوائیں گے ہم کو
سب خطا شعاروں پر اُن (ﷺ) کے ہیں کرم جیسے

وہ مقام پایا کب دنیا میں کسی نے بھی
تھے مرے پیمبر (ﷺ) کے ساتھی محترم جیسے

جس طرف بھی دیکھو گے ہے بہشت کا منظر
ذرّہ ہائے طیبہ ہیں سارے ہی ارم جیسے

یہ تو **مدحِ احمد** نے ہم کو عزتیں دے دیں
کس شمار میں ہوتے بندے ورنہ ہم جیسے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیارِ آقا و مولا (ﷺ) کی نارسائیاں نہ رہیں
خدا کا شکر کہ طیبہ سے دُوریاں نہ رہیں

جو دیکھا اپنی نگاہوں سے خالقِ کل کو
حقیقتیں کوئی سرکار (ﷺ) سے نہاں نہ رہیں

جو دل میں جذبۂ عشقِ نبی (ﷺ) جواں ہوا
وہ جو تھیں خواہشیں دنیا کی وہ جواں نہ رہیں

جو بھی مدینے میں احرام شوق کا باندھا
لباس کی مری جتنی تھیں دھجیاں نہ رہیں

مجھے دو عالم سے زیادہ قریب ہے وہ نبی (ﷺ)
کس طرح کی بھی اُن میں جدائیاں نہ رہیں

نبی (ﷺ) کا ذکر تھا خوشنودیٔ نبیؐ کے لیے
تو اس کے دیر تک کچھ جدائیاں نہ رہیں

صبائے رحمتِ سرکارِ دو جہاں (ﷺ) جو چلی
تو کفر و ظلم و ضلالت کی آندھیاں نہ رہیں

جھکایا سر کو جو تو نے ریاضِ جنت میں
جگہ جگہ پہ تری جبہ سائیاں نہ رہیں

نظر سے چوما جو محمودؔ گنبدِ سرور (ﷺ)
ملیں بلندیاں ایسی کہ پستیاں نہ رہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو تھی قلب میں خواہشِ نعت گوئی
ہوئی بارور کاوشِ نعت گوئی

نبی (ﷺ) کی توجہ کو پانے کی خاطر
مددگار ہے دانشِ نعت گوئی

نعوتِ صحابہؓ کے دم سے یقیناً
جواں تر ہوئی تابشِ نعت گوئی

صباح و مسا پاتا ہے نعت گستر
بہرحال گنجائشِ نعت گوئی

ملے گی مجھے حشر میں کامیابی
ہوئی جب وہاں پرسشِ نعت گوئی

وہ آمادہ پائے گا احقر کو ہر دم
کرے کوئی فرمائشِ نعت گوئی

نہیں اُن (ﷺ) سے "تُو اور تُم" سے تخاطب
اسی سے ہے زیبائشِ نعت گوئی

تسلی مری ہو نہ پائی ہے اب تک
میں کرتا تو ہوں کوششِ نعت گوئی

درودِ پیمبر (ﷺ) سے محمودؔ مجھ کو
میسر ہے آسائشِ نعت گوئی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر دیے پورے ترے ارماں تمام
یاد کر سرکار (ﷺ) کے احساں تمام

نام آقا (ﷺ) کا جو محشر میں لیا
ہو گئے حرفِ غلط عصیاں تمام

شان دی خالق نے جو محبوب (ﷺ) کو
لفظ ہوں اس شان کے شایاں تمام

حرفِ تسکیں "طٰہٰ" "یٰسٓ" جب پڑھے
معصیت پیشہ ہوئے شاداں تمام

سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کے دوستو!
واجب الاذعان ہیں فرماں تمام

واردِ طیبہ جو زائر ہو گئے
ہیں مرے سرکار (ﷺ) کے مہماں تمام

فیض سے تربیتِ سرکار (ﷺ) کے
سر کیے اصحابؓ نے میداں تمام

تجھ پہ ہے محمودؔ یہ رب کا کرم
مدحتِ آقا (ﷺ) میں ہیں دیواں تمام

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کے کہنے سے جو کی رب کی حقیقت تسلیم
ہم کو سرکار (ﷺ) کا ہے وفورِ بصارت تسلیم

جو کرے سرورِ عالم (ﷺ) کی سیادت تسلیم
دہر کو اس کا ہوا حسنِ سیادت تسلیم

روزِ میثاق نبیوں نے خدا کے آگے
کی تھی سرکارِ دو عالم (ﷺ) کی فضیلت تسلیم

پڑھ کے قرآنِ مقدس میں "رفعنا" ہم کو
کیوں نہ سرکار (ﷺ) کے ہو ذکر کی رفعت تسلیم

حضرت آدمؑ سے مسیحائے زماں تک، سب نے
کی تھی اقصیٰ میں محمد (ﷺ) کی قیادت تسلیم

دیں کی دعوت میں عزیمت جو نبی (ﷺ) کی دیکھی
کفر و ظلمت کو تو کرنی تھی ہزیمت تسلیم

جاں جو ناموسِ پیمبر (ﷺ) پہ لٹائی اس نے
کی گئی حضرتِ عامرؓ کی حمیت تسلیم

رمزِ معراج کو پانے کی جو دل میں آئی
رب کی خلوت میں ہوئی آپ (ﷺ) کی جلوت تسلیم

ربّ و محبوب (ﷺ) میں اُلفت کو سمجھنے کے لیے
کرنا قوسین میں "او ادنیٰ" کی قربت تسلیم

استغاثہ بھی محبت بھی ہے سیرت بھی ہے
نعتِ سرکار (ﷺ) کی کرتا ہوں میں وسعت تسلیم

رب کے ہونے میں کسی شبہے کی گنجائش کیا
اس حوالے سے ہے سرکار (ﷺ) کی شہادت تسلیم

رتبہ اصحابؓ کا اُمت میں بڑا ہے سب سے
میرے سرکار (ﷺ) کی ہے عظمتِ صحبت تسلیم

ان کے رتبے سے کوئی لاکھ جو کمتر دیکھے
کر نہیں سکتی مسلمان کی غیرت تسلیم

رب سے تفویض جو محبوبِ پیمبر (ﷺ) کو ہوئی
اہلِ ایمان کو ہے وہ رحمت و رافت تسلیم

☆☆☆☆☆

یہ کرم ہے حضور والا (ﷺ) کا
حق و باطل میں پہلے کب تھی تمیز

☆☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیدِ قبہ کو مری روح نظر ہے بے تاب
اُن کی چوکھٹ سے چپکنے کو یہ سر ہے بے تاب

جن دعاؤں کا ہراول ہے درودِ سرور (ﷺ)
ان دعاؤں کے لیے آپ اثر ہے بے تاب

بند ہیں اس کے لیے اور تو موضوع تمام
نعت و مدحت کے لیے میرا ہنر ہے بے تاب

ایک بار اور ضرورت میں دلآویزی کی
لمسِ نعلینِ پیمبر (ﷺ) کو قمر ہے بے تاب

رب نے انساں کے لیے اس میں کشش رکھی ہے
طیبہ جانے کو تو ہر ایک بشر ہے بے تاب

کہیں جھکاتا ہی نہیں اور کہیں پہ سر کو
سوئے قدمین پہ جھکنے کو مگر ہے بے تاب

ہر الطافِ کریمانہ اُٹھانے کو ہے
ذکرِ آقا (ﷺ) کے لیے دیدۂ تر ہے بے تاب

ذکرِ سرکار (ﷺ) میں محسور تری آنکھوں سے
باہر آنے کو عقیدت کا گہر ہے بے تاب

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر کے نعتوں کے شجر کو حاصل
ہوئی تکریم بشر کو حاصل

اسمِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو دعا سے پہلے
کرنا چاہو جو اثر کو حاصل

طیبہ جانے کو نگاہیں وا ہو
کر لو، سامانِ سفر کو حاصل

سجدہ خالق کو در سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ
کر کے عزت ہوئی سر کو حاصل

شمس تلووں کا حبیبِ رب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
تھا مقدر سے قمر کو حاصل

پائے طیبہ سے جو الحکس کو ہے
حیثیت کب ہے گہر کو حاصل

ایسی تابانی جہاں میں کب ہے
جو ہے طیبہ کی سحر کو حاصل

پیار جتنا مجھے طیبہ سے ہے
تنی چاہت نہیں گھر کو حاصل

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیتے ہوئے انوار کا ساغر سرِ طیبہ
میں "صلِّ علیٰ" پڑھتا ہوں اکثر سرِ طیبہ

دیکھی ہے محوِ تب شہِ خاور سرِ طیبہ
کچھ زرد سا پایا مہِ انور سرِ طیبہ

اے زائرِ خوش بخت! ذرا تو سمجھ لے
ہیں جلوہ نما نبیٔ و سرور، (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سرِ طیبہ

یہ تو کہیں در خلد کہاں ہے
کیوں پھر جنت رہتی نہ بہتر سرِ طیبہ

جن جذبوں میں ہے حبِ خدا حبِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
پہنچو انھی جذبات کو لے کر سرِ طیبہ

کیوں سب نبی ان سے نہ کرتی رہے دنیا
ہیں مظہرِ تابانی در سرِ طیبہ

پاتے ہیں وہ خیرات کرمؑ صدقۂ حسنینؓ
دریوزہ گری کے جو ہیں خوگر سرِ طیبہ

ہر بار رشید اپنے گناہوں پہ تھا نادم
تھے اشک سرِ دامن حقر سرِ طیبہ

☆☆☆☆☆

اسرا میں ان پہ آئے تھے سرکار (ﷺ) کے قدم
تاباں اسی سے ہیں مہ و اخترؔ یقین کر

قرآن میں ثنائے نبی (ﷺ) دیکھ کرؔ مجھے
اسباقِ اُنس ہوگئے ازبرؔ یقین کر

میں نے رسولِ پاک (ﷺ) کے روضے کے سامنے
دیکھا ہے با ادب تجھے خاورؔ یقین کر

جب سے ملا ہے خالقِ کل سے شعورِ شعر
اس دن سے ہوں میں نعت کا خُوگرؔ یقین کر

بیتِ خدا سے کم نہیں بیتِ رسولِ رب (ﷺ)
حُرمت میں یہ ہے اس کے برابرؔ یقین کر

تیری عقیدتوں کا ملے گا صلہ تجھے
سرکار (ﷺ) ہیں کریمؔ سخنورؔ یقین کر

محمودؔ کیا عوارض و امراض سے خطر
تجھ کو بھی دیں گے مصطفیٰ (ﷺ) چادرؔ یقین کر

☆☆☆☆☆

پایا میں نے کہ ہر اک رُوح خوش طیبہ میں ہے
ناز میں اٹکھیلیاں کرتے کبوترؔ دیکھ کر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

داوِ سرکار (ﷺ) لو باندھ کر قاعدہ
تم مدینے چلو باندھ کر قاعدہ

حکم سرکارِ والا (ﷺ) کی تعمیل میں
صرف رب سے ڈرو باندھ کر قاعدہ

لازمی طاعتِ مصطفیٰ (ﷺ) رب نے کی
اس کی خاطر اٹھو باندھ کر قاعدہ

اپنے دامن کو تُو یادِ سرکار (ﷺ) میں
آنسوؤں سے بھگو باندھ کر قاعدہ

جو ہیں اقوال سرکار (ﷺ) کے اُن کو تُو
ذہن و دل میں سمو باندھ کر قاعدہ

پہلے سونے سے کر وِرد "صلِّ علیٰ"
جب بھی سونا ہو تو سو باندھ کر قاعدہ

گھر کرے گی نبی (ﷺ) کی محبت یہاں
اپنے اندر کو دھو باندھ کر قاعدہ

تم کو تلقین محمودؔ خالق کی ہے
نعت کہتے رہو باندھ کر قاعدہ

☆☆☆☆☆

کیوں میری مددگار نہ ہوں گی مری نعتیں
جب دفترِ اعمال کھلے گا سرِ میزاں

جو دل میں نہیں [illegible] پیمبر اسلام (ﷺ) کی محبت
اس شخص کا دل سمجھو کہ ہے خانۂ ویراں

محسوس ہو اس کو کہ ہے چہرہ کرم میں
پہنچے جو کبھی طیبہ میں یہ آلودۂ عصیاں

جو دیدِ نبی [illegible] کے لیے دل میں نہ پہنچے
نکلیں گے سرِ راہ [illegible] سارے وہ ارماں

محراب تہجد ہو کہ ہو دکۂ الاغوث
کر سجدے وہاں کرنے کو پیشانی درخشاں

دنیا کے تدبیروں کی رسائی کہاں اس تک
ہوتا ہو جہاں یادِ پیمبر (ﷺ) سے مجھے [illegible]

آخر کو وہی حامیِ رب ہو کے رہے گا
جو نعتِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) ہے شخنداں

آقا (ﷺ) کی عنایت نے رہِ راست پہ رکھا
کرتا تو نظر آیا ہمیں اپنی ہی شیطاں

محمودؔ یہ ہے کام مجھے باعثِ عزت
مدّاحیِ سرکار (ﷺ) ہے اشعار کا عنواں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اب شہرِ ضیا بار ہے اور دیدۂ حیراں
وہ قبّہ وہ مینار ہے اور دیدۂ حیراں

دروازۂ سرکار (ﷺ) ہے اور دیدۂ حیراں
"اک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں"

مقصورہ کی دیوار ہے اور دیدۂ حیراں
آئینۂ اسرار ہے اور دیدۂ حیراں

جو خود ہے وہی اس نے پیمبر (ﷺ) کو کہا ہے
اللہ کا یہ پیار ہے اور دیدۂ حیراں

وہ "خُلُق" بیاں جس کا ہُوا سورۂ "قلم" میں
سرکارؐ کا کردار ہے اور دیدۂ حیراں

رحمت ہیں رؤف اور رحیم اپنے نبی (ﷺ) ہیں
الطاف کی بوچھار ہے اور دیدۂ حیراں

"ما ینطق" کہتا ہے یہ فرمانِ خدا ہے
سرکار (ﷺ) کی گفتار ہے اور دیدۂ حیراں

جبریل نے جاتے ہوئے دیکھا ہے نبی (ﷺ)

اک تیزیٔ رفتار ہے اور دیدۂ ح

جنّی فقط آقا (ﷺ) کے چاروں خلفا پر

کاوشِ سرکار (ﷺ) ہے اور دیدۂ حیراں

یہ لُطفِ پیمبر (ﷺ) ہے کہ اک سال میں دو

حرمین کا دیدار ہے اور دیدۂ ح

آنکھیں ہیں کہ وہ دیکھتی ہیں جبلِ اُحد کو

اک جنّتی کہسار ہے اور دیدۂ حیراں

جو دیکھنے پہنچی ہے سوئے گنبدِ سرور (ﷺ)

وہ چشمِ گہربار ہے اور دیدۂ ح

جب کوئی کڑا وقت پڑا دیکھا کہ انؐ کا

ذکرم مددگار ہے اور دیدۂ حیراں

جس گھر میں درودِ آقا و مولا (ﷺ) پہ پڑھا جا

روشن وہی گھر بار ہے اور دیدۂ ح

اعدا سبھی "تثریب" سے فاتح نے بچائے

یہ عفو کا معیار ہے اور دیدۂ حیراں

میں جالیوں کی سمت نظر کیسے اٹھاؤں

اک مرحلہ دشوار ہے اور دیدۂ حیراں

… سے مضامین تو قرآں میں رقم ہیں

… شعار ہے اور دیدۂ حیراں

سرکار (ﷺ) کے ارشاد سے جو بھائی ہیں اُن کی

آپس ہی میں پیکار ہے اور دیدۂ حیراں

رحمت (ﷺ) کا بیاں، قتلِ مسلماں

… یہ دستار ہے اور دیدۂ حیراں

محمودؔ کہے مدحتِ سرکار (ﷺ) میں کیا کچھ

افکار کی یلغار ہے اور دیدۂ حیراں

☆☆☆☆☆

یک طاعتِ خلّاقِ جہاں ٹھہری ہے

لازم ہے پیمبر (ﷺ) کی اطاعت ہم کو

معرفت عظمتِ آقا (ﷺ) کی جو حاصل ہوگی

کیوں نہ ہو جائے گا عرفانِ حقیقت ہم کو

جب کوئی بات بھی غفار سے منسوب ہو

کام آتی ہے پیمبر (ﷺ) کی وساطت ہم کو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاباں ہے قلم اور قلمداں کا مقدر
جاگ اٹھا ہے آقا (ﷺ) کے ثناخواں کا مقدر

وہ نورِ نبوت میں چمکے نورِ الٰہی
روشن ہو ہر طالبِ عرفاں کا مقدر

کردار ہو احکامِ پیمبر (ﷺ) کے مطابق
وابستہ عمل سے ہے مسلماں کا مقدر

میں صور کی آواز پہ طیبہ سے اٹھوں گا
جاگے گا بایں طور مری جاں کا مقدر

دل کی ہے مسرت کا سبب وصلِ مدینہ
تھا رنج و الم تو شبِ ہجراں کا مقدر

محرابِ تہجد پہ جسے خم ہوتا آیا
ہے اوج پہ اس جبہۂ رخشاں کا مقدر

وہ پشت کیے رکھتا ہے سرکار (ﷺ) کی جانب
لگتا نہیں کچھ مجھے دربان کا مقدر

زیارت سے شہرِ حبیبِ خدا (ﷺ) کی
کرے گا تو اقرار حسنِ مقدر

دکھائی دیے ہر قدم زائروں کو
مدینے میں آثار حسنِ مقدر

جو قدمینِ سرور (ﷺ) میں سر کو جھکایا
تنی سر پہ دستار حسنِ مقدر

ذرا دیکھو مقصورۂ مصطفیٰ (ﷺ) کو
یہی تو ہے دیدار حسنِ مقدر

پیا بیرِ عثمانؓ و روحا کا پانی
جو ہے بحرِ زخار حسنِ مقدر

جو یہ اک ثنا گسترِ مصطفیٰ (ﷺ) ہے
ہے محمود حق دارِ حسنِ مقدر

☆☆☆☆☆

ڈالتا ہے اس پہ اپنی چشمِ الطاف و کرم
اتنا ہے خالق کو طیبہ کا تمنائی پسند

عقل نے سمجھائی یوں عظمت رسول اللہ (ﷺ) کی
آخرش ہونا پڑا ہم کو بھی دانائی پسند

☆☆☆☆☆

پوری ہوئی طیبہ میں رسائی کی تمنا
کیا خوب رہا ہے مرے ارماں کا مقدر

آنکھوں نے وضو دیکھ کے گنبد کو کیا ہے
یوں چمکا مرے دیدۂ گریاں کا مقدر

سرکار (ﷺ) کے فرمانوں پہ عمل کر کے تو دیکھو
تاباں ہے بہت تابعِ فرماں کا مقدر

جو اسمِ نبی (ﷺ) سے ہی سجتے ہیں چمن میں
رخشاں ہے گل و لالہ و ریحاں کا مقدر

قدموں میں رکھی ماں کے بہشت آپ ہی (ﷺ) نے
اونچا کیا یوں طبقۂ نسواں کا مقدر

قصویٰ پہ سواری جو نبی (ﷺ) کرتے رہے تھے
چمکا دیا اس طرح سے حیواں کا مقدر

محمود جو میزاں پہ حساب آئے گا آگے
تم دیکھنا آقا (ﷺ) کے مدیحاں کا مقدر

☆☆☆☆☆

دیدہ زیب اور دل آویز ہے جیسا طیبہ
ایسا خطہ تو نہ ہے اور نہ کوئی ہو گا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کوئی بندہ طیبہ میں حاضر ہوا
اس کی توقیر کا حکم صادر ہوا

عظمتِ مصطفیٰ (ﷺ) کا جو منکر ہو
ایسا بدبخت بے شبہ کافر ہو

یہ ہیں معراجِ سرکار (ﷺ) کی حکمتیں
حق جو روپوش تھا پہلے ظاہر ہوا

موت سے پہلے جنت اسے مل گئی
وہ جو شہرِ پیمبر (ﷺ) کا زائر ہوا

تھے حبیب (ﷺ) اس کے بھی واصفِ کبریا
رب بھی ہے پیمبر (ﷺ) کا ذاکر ہوا

انس و جن، رب، فرشتے سبھی بن گئے
ذکرِ محبوبِ رحمان (ﷺ) وافر ہوا

زوج تصویرِ شہرِ پیمبر (ﷺ) ہوئی
میرا قلب منور مصور ہوا

موسیٰ، عیسیٰ، براہیم و آدم تلک
ہر پیمبر ہی ان (ﷺ) کا مبشر ہوا

یہ تخلص دیا اس کو سرکار (ﷺ) نے
نعت و مدحت کا محمود شاعر ہوا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چاہے کوئی زندگی جاودانی
پیے شہر سرکار والا (ﷺ) کا پانی
کرم رب کا آقا (ﷺ) کی ہو مہربانی
تو ملتی ہے بڑھ کر قدم کامرانی

جو آقا (ﷺ) کی عظمت کے بارے میں سوچو
تخیل کو راس آئے گی لامکانی
کہ محبوب (ﷺ) کو بھیجے دنیا میں بھیجا
یہی بے نشاں کی ہے واضح نشانی

کہیں طورِ سینا کہیں عرشِ اعظم
یہاں "اُدْنُ مِنّی" وہاں "لَن ترانی"
سہارا دیا التفاتِ نبی (ﷺ) نے
مرے کام آئی مری ناتوانی

ہوا قلب روشن ہوئی آنکھ بینا
ہے نعت پیمبر (ﷺ) کی یہ ضوفشانی
جو لطفِ عنایاتِ سرکار (ﷺ) پایا
اسی سے ہے دریائے حسنِ معانی

ہوئی ختم محمود شہرِ نبی (ﷺ) میں
غم و رنج و اندوہ کی ہر کہانی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو عرش پہنچے سیاحت کی خاطر
گئے آپ (ﷺ) اقصیٰ قیادت کی خاطر
ثنا سے نعت دل کی طہارت کی خاطر
تو "صَلِّ علیٰ" ہے عبادت کی خاطر

نہ ہو صرف آقا (ﷺ) سے اُلفت کا دعویٰ
ضروری ہے کردار طاعت کی خاطر
مدینہ حبیبِ خدا کا جہاں (ﷺ) ہو
بصارت کی خاطر بصیرت کی خاطر

دیئے سے رب جہاں نے نبی (ﷺ) کے
بنایا بشر کو نیابت کی خاطر
جو پوچھو ظہورِ پیمبر (ﷺ) کی غایت
وہ آئے بشر کی ہدایت کی خاطر

یہاں پیار سے امن سے عافیت ہے
میں آتا ہوں طیبہ سکونت کی خاطر
نہیں مجھ سے قلب دنیا کی دولت
میں ہوں نعت گستر عقیدت کی خاطر

پہنچے ہم یہاں دیکھو مکرمہ [illegible]
رشید آئے رحمت کی دولت کی خاطر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسن کی جہاں بھر میں کہیں ملی بھی مثال
اُن (ﷺ) کی عطا مثال ہے دریا دلی مثال

موضوع لاکھوں شعر میں یوں تو بیاں ہوئے
لائے گی نعت کی نہ کوئی شاعری مثال

بند اس پہ مسئلہ ہی نبوت کا ہو گیا
سرکار (ﷺ) کی پیمبری ہے آخری مثال

میرے حضورؐ شہِ دوسرا سرکار (ﷺ) ہی کی ہے
ہے مومنوں کے واسطے جو زندگی مثال

حق ہے جسے کلامِ خدا نے بیاں کیا
خلقِ مصطفیٰ (ﷺ) کی نہیں ہے کوئی مثال

تا حشر ساتھ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کے ہیں
صدیقؓ اور عمرؓ کی ہے اک دائمی مثال

عاجزؔ نے جب خدمتِ سرور (ﷺ) میں جان دی
لائے گا اسکی کیسے کوئی مشتقی مثال

محمودؔ جس کو بُردۂ مدحت عطا ہُوا
ہے خوش نصیب شاعری بوصیریؒ کی مثال

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنا کا نبی (ﷺ) کے شہر میں ہی پکاروں کا
یہی ہے حرفِ خونِ دل ہم ایسے اشکباروں کا

یہی ... خوش ہوں کے تجھ سے تجھ پہ لطفِ کبریا ہوگا
اگر تیری زباں پر ذکر ہو آقا (ﷺ) کے پیاروں کا

ہدایت کا ستارہ ہے صحابی ایک اک لیکن
بڑا رتبہ ہے سب اصحابِ پیغمبر (ﷺ) میں چاروں کا

وہاں کی خاک کے ذروں میں مہک ہے گلوں کی سی
مدینے کے حوالے سے کروں کیا ذکر خاروں کا

قریبِ گنبدِ اخضر جو اک مینارِ روشن ہے
"مُزکّیہ" بھی ہے تذکرہ جب ہو مناروں کا

قدومِ سرورِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کا دھوون ہے
جو مہر و ماہ کا ہے نور جو ہے نور تاروں کا

وہ ہے شافع روزِ جزا محبوبِ رحماں (ﷺ) کے
نہ ہوگی ... ہو گا حشر میں عصیاں شعاروں کا

ہے یہ بھی رحمتِ در فشاں (ﷺ) کی ایک نظارہ
سرِ عرشِ بریں بھی خیال رکھیں خاکساروں کا

ہمہ اوقات رہتے ہیں ثنا گستر پیمبر (ﷺ) کے
طریقہ ہے یہی محمود طیبہ کے ہزاروں کا

یہ ہے سرکار (ﷺ) کی رحمت کا اک روشن تریں پہلو
لکھا جائے گا آپ در سے نکل طاعت گزاروں کا

یہ ہے محمود مدیح حضرتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ)
یہاں تشبیہوں کا کیا کام کیا کام استعاروں کا

☆☆☆☆☆

ذکرِ نبی (ﷺ) سے جس کی رہی گاڑھی دوستی
اس شخص سے ہے اپنی بڑی گاڑھی دوستی

یہ سب تو ہے یادِ رسولِ کریم (ﷺ) کا
رکھتی ہے آنکھ سے جو نمی گاڑھی دوستی

"صلِّ علی النبی (ﷺ)" نہ تجھے پڑھتے پایا ہے
کی ہی نہیں ہے اس سے کبھی گاڑھی دوستی

قربِ نبی (ﷺ) میں مجھ کو رہائش ملی تھی یوں
وارفتۂ بہشت سے تھی گاڑھی دوستی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں ہی ہے نعتوں کی ظاہر توازن
لازم ہے یہ رکھے شاعر توازن

یہ ہے رحمتِ عالمیں (ﷺ) کا کرشمہ
جو رکھتے ہیں خمسہ عناصر توازن

جو قصرِ دنا کو تصور میں لائیں
تو باطن توازن ہو، ظاہر توازن

سکینت سے ذکرِ پیمبر (ﷺ) کے صدقے
پروں ہی سے رکھتے ہیں طائر توازن

جو تعلیمِ سرکار (ﷺ) سے روشنی لیں
تو رکھیں اجیر اور آجر توازن

وہ گھر کبریا کا، یہ گھر مصطفیٰ (ﷺ) کا
یہ حرمین میں رکھے زائر توازن

جو ہو بات حمد اور نعتِ نبی (ﷺ) کی
ہے اپنے لیے حکمِ قادر توازن

نظامِ پیمبر (ﷺ) کا ہے یہ تخصص
ہو انصاف وافر، ہو وافر توازن

حقیقت میں محمود رکھتے ہیں سارے
مدینے کے خوش رو مناظر توازن

☆☆☆☆☆

حجرۂ نبیؐ سے منبرِ پاکِ حضور (ﷺ) تک
یوں تو ہے ایک گوشۂ جنت، ہے بیکراں

وسعت ہے جس کی دنیا کے سب مومنین تک
محبوبِ رب (ﷺ) کی رافت، رحمت ہے بیکراں

یوں تو رسُل میں فرق نہیں ہے کوئی مگر
"تلک الرسل" میں ثبت فضیلت ہے بیکراں

جس نے جہان بھر کو لپیٹے میں لے لیا
خطہ سے ابھری دانش و حکمت ہے بیکراں

محمودؔ اس میں طالبِ ربِ جلیل ہے
ذکرِ نبی (ﷺ) کا کیفِ لطافت ہے بیکراں

☆☆☆☆☆

خدایا اپنے حبیبِ کریم (ﷺ) کے صدقے
نصیبِ فکر و تکلم ہو بات پہلی سی

نہیں جب اپنا عمل اتباعِ سرور (ﷺ) میں
بنے گی کس طرح اپنی وہ بات پہلی سی

قدومِ آقا (ﷺ) نظر خواب میں جب آئے تھے
بنے خدایا وہی ایک بات پہلی سی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکار (ﷺ) کا پایا ہے انوکھا منظر
شکرِ رحمان کہ جس نے یہ دکھایا منظر

قبۂ پاک کا جب سے نظر آیا منظر
اور ہر ایک نظر آیا ہے دھندلا منظر

ایسے مقصود کا آنکھوں میں بسایا منظر
کھنچ گیا آنکھ کی پتلی پہ یہ پورا منظر

شہرِ سرکار نہیں جاؤ (ﷺ) کا پیارا منظر
ہے نگاہوں کی علامت کا نمودار منظر

سامنے چشمِ تصور کے ہے گنبد ان کا
یہ نظارہ ہے دل آویز دل آرا منظر

روشنی تارے کی چاند کے نثار قبہ
جب دکھائے گا مقدر کا ستارہ منظر

بیٹھنے والے تو قدمین میں دیکھے اکثر
بیٹھنے والوں نے فردوس کا دیکھا منظر

خلد پولی ہے جو آقا (ﷺ) کے سرہانے والی
ہم تو دیکھیں گے جہنم کا نہ حاشا منظر

ہر بشر کے ظن سے نہیں نسبت اس کی
طور سینا پہ جو دیکھا کیے موسیٰ منظر

سدرہ سے آگے چلے جاتے تھے آقا (ﷺ) اُس کے
پیچھے جبریلؑ نے دیکھا نہ تھا ایسا منظر

آنکھ کی رہ سے آقا (ﷺ) کے در اقدس کا
اُفقِ آمتِ محمودؔ پہ چمکا منظر

☆☆☆☆☆

ہو سامنے آنکھوں کے اگر آپ (ﷺ) کا روضہ
دکھتا ہے عجب کیف و اثر آپ (ﷺ) کا روضہ

جن کو نہیں رہتی ہے خبر پل بھی اُن کو
دیتا ہے جہاں بھر کی خبر آپ (ﷺ) کا روضہ

رعنائی میں تابانی میں ہر شہر سے بڑھ کر
دنیا کو بھی آتا ہے نظر آپ (ﷺ) کا روضہ

محمودؔ بھی جنت کو دکھا کے گھر سے
روتا ہے ہر سال عمر آپ (ﷺ) کا روضہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تجھ کو دیکھ کر جو تھی شاداب تر نظر
عقبیٰ پہ جا کے ہو گئی پرشت اثر نظر

ہر نبی (ﷺ) کی آئی جو تھی رہگزر نظر
میری ہوئی ہے دائم شرر و ضرر نظر

پھر حضور (ﷺ) پہنچو تو تا رہے دھیان
دل بھی وہیں رہے ہو تمہاری جدھر نظر

در اس کے واسطے کبھی جنت کے کھل گئے
جس پہ پڑی حضور (ﷺ) کی اک مختصر نظر

حُسنِ سکینت آنکھ نے دل کو عطا کیا
دید دیار آقا (ﷺ) سے ہے بہرہ ور نظر

بیداریاں نصیب ہوں تقدیر کو تری
آئیں تجھے جو خواب میں خیر البشر (ﷺ) نظر

ہر اعتبار پیدا ہے اس نظرگاہ سے
منظر کو دیکھ کر ہوئی ہے معتبر نظر

تجھ کو نہیں ہے یاد کیا آقا (ﷺ) کی سرزنش
مت ڈال غیر کی طرف محمودؔ کر نظر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقصود دیکھنے کو جو ذوقِ نظر دیا
حُبِ نبی ﷺ سے سینے کو خالق نے بھر دیا

محفلِ مدحِ سرورِ کل (ﷺ) نے ثمر دیا
رب نے محمود کو درِ خیر البشر (ﷺ) دیا

حُبِ حضور (ﷺ) نے اُسے ایسا جگر دیا
عامر نے وقفِ حُرمتِ سرور (ﷺ) میں سر دیا

یادِ سحابِ لطفِ پیمبر (ﷺ) کا فیض ہے
اللہ نے نگاہوں کو میری گُہر دیا

کہتا ہوں یوں میں حمد کہ اللہ نے مجھے
مدحِ حضور (ﷺ) کرنے کی خاطر ہنر دیا

شکرِ خدا کہ پایا ہے نعتِ نبی ﷺ کا ذوق
یہ مغفرت کو رب نے رہِ مختصر دیا

خدمت حضور (ﷺ) نے جو ہمارے سپرد کی
فضلِ خدا سے ہم نے بھی وہ کام کر دیا

محمود ہم ہیں فضلِ خدا سے درود خواں
ہم کو وظیفہ اُس نے یہ اک پُر اثر دیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ نبی ﷺ سے یوں ہوئی روشن مری حیات
لطفِ خدا سے مدحِ نبی (ﷺ) میں ہے بات بات

گلزارِ کائنات کی ہیں دلکشی سبب
محفلِ مدحِ سرورِ عالم (ﷺ) نے ڈال پات

جس میں تو "دو کماں" کی بھی دوری رہی نہ تھی
تھی لامکاں میں خلوتِ خالق کی ایک رات

آقا حضور ﷺ (اشرفِ مخلوق) کے لیے
پیدا کیے ہیں خالقِ عالم نے شش جہات

محبوبیت کا ان کی اک پہلو تو یہ بھی ہے
ذاتِ خدا نے بخش دیں اپنی انھیں صفات

مدحِ نبی (ﷺ) کو چاہیے اُسلوب کہیں
راس یہ سب میں تو ساتھ نہ دے پائیں گے لغات

با وصفِ معصیت ہے کرم سے حضور (ﷺ) کے
مجھ کو یقیں کہ ہو گی بالآخر مری نجات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قریۂ خلوص و اُنس کا شہرِ خلوص ہے
بس ایک شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) شہرِ خلوص ہے

شہرِ خدا کا آشنا شہرِ خلوص ہے
اک شہرِ لُطف دوسرا شہرِ خلوص ہے

میرے سفر کا مُدّعا شہرِ خلوص ہے
پھر اس سفر کی انتہا شہرِ خلوص ہے

لطف و سکون کی رہنما شہرِ خلوص ہے
قلبِ حزیں کا فیصلہ شہرِ خلوص ہے

تسلیم کر چکا ہے یہ اپنی کلکرب
شہرِ حبیبِ کبریا (ﷺ) شہرِ خلوص ہے

جس کے ہیں سقف و بام عنایات و لُطف کے
جس کا ہے بابِ اتّقا شہرِ خلوص ہے

جاتی نہیں ہے راہ کوئی اور خلد کو
باغِ جناں کی ابتدا شہرِ خلوص ہے

طیبہ کی حاضری جو ہے محمود کی طلب
مجبور کی تو التجا شہرِ خلوص ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوراد میں ہے سب سے بڑا اسمِ پیمبر (ﷺ)
وردِ زباں سب کا رہا اسمِ پیمبر (ﷺ)

لو ہے تو اب دل سے جڑا اسمِ پیمبر (ﷺ)
دیتا ہے عقیدت کا صلہ اسمِ پیمبر (ﷺ)

مُنہ چوم لیا اس کا ملائک نے فلک کے
جب بھی کسی بندے نے لیا اسمِ پیمبر (ﷺ)

پہلے تو نہ تھا نام کسی کا بھی "محمد (ﷺ)"
اعلیٰ جہاں سے تھا جدا اسمِ پیمبر (ﷺ)

کرتا ہے کلام آپ (ﷺ) سے لقب کے بل پہ
دیکھو نہیں لیتا ہے خدا اسمِ پیمبر (ﷺ)

ہم "صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ" پڑھتے رہے ہیں
جب تو نے لیا میں نے سُنا اسمِ پیمبر (ﷺ)

یاد آئی قسم رب نے جو کھائی ہے قلم کی
خامے سے جو تھی میں نے لکھا اسمِ پیمبر (ﷺ)

غافل نہ رہا اس سے کہ محمود رہا ہے
اَمراض و عوارض کی دوا اسمِ پیمبر (ﷺ)

☆☆☆☆☆

کیا لطف فقط مدحت سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نہیں ہے
اُلجھے ہوئے کچھ لوگ ہیں کیوں سُود و زیاں میں

قدمینِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جھکاتا ہے جو گردن
اونچا نظر آتا ہے سب سرو قداں میں

یہ سب ہے اثر مدحتِ سرکارِ جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کا
"خوشبو ہے دہن میں مرے تاثیر زباں میں"

جھڑتے ہیں جو پھول آقا کی مدحت میں زباں سے
گلشن سے کھلے پڑتے ہیں ہنگامِ خزاں میں

ہے روح فزا طیبۂ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ٹھکانا
سُنتے ہی خبر جاں مری آ جاتی ہے جاں میں

آقا کی مجھ پہ ہو گی توجہ مری جانب
میزان پہ "نہیں" جو ہے بدل جائے گی "ہاں" میں

جب تک نہ میں پہنچا تھا درِ سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وسلم) تک
اک آگ سُلگتی ہی رہی قلبِ تپاں میں

سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ فقط بد عملی کا اثر ہے
کھوئی ہوئی ملت ہے جو اک خوابِ گراں میں

بخشش ملی محمود کو نعتوں کے تصدق
تنہائی تو کوئی بھی نہ تھی ہیچ مداں میں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تذکارِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہے تنویر زباں میں
پایا گیا یہ نسخۂ اکسیر زباں میں

جب تذکرہ اُس شہرِ مقدس کا کروں گا
کھنچ جائیں گی طیبہ کی تصاویر زباں میں

جب "صلِّ علیٰ" نغمۂ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ پڑھوں گا
گھل جائے گی اک خواب کی تعبیر زباں میں

قرآن میں پاتا ہوں ثنا جب میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
رس گھولتی ہے اُس کی تفسیر زباں میں

ہر ناعت و مادح کے لیے میں نے رکھی ہے
اخلاص کی اور پیار کی زنجیر زباں میں

توحید کا جب درس دیا آپ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے
مت گھٹ کے رہے نعرۂ تکبیر زباں میں

خوش ہوں کہ مسلمان ہوں اور نعت سرا ہوں
تقدیر ہے سینے میں تو تدبیر زباں میں

"ہم سا بشر" کہتے ہیں جو سرور دیں (ﷺ) کو
گویا ہیں چھپے ہوئے وہ تیر دہاں میں

یہ سورۂ کوثر کی تلاوت کا صلہ ہے
"خوشبو ہے بسا میں مرے تاثیر زباں میں"

پڑھتا ہوں جو محمودؔ درود نبی (ﷺ) پر
آتا ہے نظر جذبۂ تعمیر زباں میں

☆☆☆☆☆

خدا نے پہلے ہر اک چیز سے کیا تخلیق
مرے حضور (ﷺ) کی صورت میں شاہکار عظیم

درود پاک پیمبر (ﷺ) پہ پڑھتا رہتا ہے
مرے کریم نبی (ﷺ) کا ہے حق گزار عظیم

یہ ہم سے پوچھو کہ ہم دیکھتے ہی رہتے ہیں
رسول پاک و مکرم (ﷺ) کا ہے دیار عظیم

کوئی نہ اور اس عظمت کو پا سکے گا کبھی
ہیں جتنے لشکر آقا (ﷺ) میں چار یار عظیم

نشاں پہ میرے آقا حضور (ﷺ) کے ہیں وہاں
حرا کا ثور کا دیکھا ہے ہم نے غار عظیم

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے جو بندہ درِ شاہِ بحر و بر (ﷺ) کا طواف
نہیں ہے جائز اس بندے کو مال و زر کا طواف

نبی (ﷺ) کے عشق کا احرام اس نے پہنا ہے
پئے نعوتِ پیمبر (ﷺ) رہے عمر کا طواف

درود پڑھتا میں پھرتا ہوں گرد مقصورہ
اسے کہیں تو کہیں لوگ اک بشر کا طواف

جو دیکھ غور سے تو کرتا پایا ہے خورشید
دیارِ نورِ پیمبر (ﷺ) کی ہر سحر کا طواف

جہاں سے آتی ہیں "صلّ علیٰ" کی آوازیں
خدا کی رحمتیں کرتی ہیں ایسے گھر کا طواف

نبی (ﷺ) کے در سے نظارہ جو لے کے آتی ہے
مری مسرتیں کرتی ہیں اُس خبر کا طواف

رکھے جو گنبدِ اخضر کا عکس پتلی میں
نہ کیوں کریں گے سب انوار اُس نظر کا طواف

شبانہ روز جو دیکھو تو کرتے پاؤ گے
مہ و ستارہ و خور کو نبی (ﷺ) کے در کا طواف

جدھر رشیدؔ ہے آرام گاہ آقا (ﷺ) کی
یہ چشمِ تر مری کرتی رہی اُدھر کا طواف

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا صرف حمد میں رہے رطب اللساں ملک
مدّاحِ نبی ﷺ میں بھی ہیں تر زباں ملک

جب جا رہے تھے قصرِ دنا کی طرف حضور ﷺ
ایستادہ راستوں میں رہے گل فشاں ملک

جبریلؑ تک کی ہوتی تھی خدمت میں حاضری
خدامِ مصطفیٰ ﷺ میں کہو تو ہیں "ہاں" ملک

حق آشنائے ذات تک آقا ﷺ رسا ہوئے
سدرہ سے آگے جا نہ سکا بے گماں ملک

مُہرِ نبی ﷺ ہے قرینۂ اُلفت دیدہ ور
وہ مُہرِ خاص سر بہ خم آئیں جہاں ملک

آیا نہ آئے گا کوئی بعدِ نبی ﷺ، نبی
اِس باب میں تو سارے رہے یک زباں ملک

تم بھی پڑھو درود درود حضور ﷺ میں
ہے رضائے خدا تو رہے ہم زباں ملک

محمودؔ یہ مجھے مرے وجدان نے کہا
ہوتے ہیں تجھ کو دیکھ کر سب شادماں ملک

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو نفس سے رہا بر سرِ پیکار ہر نفس
ہر دم رحمتِ حضور ﷺ سے سرشار ہر نفس

انوارِ لطفِ احمدِ مختار ﷺ ہر نفس
مدّاح پر رہیں گے کرم بار ہر نفس

کہتے ہیں یہ مرے سب اظہار ہر نفس
امداد ہے حضور ﷺ کی درکار ہر نفس

آقا حضور ﷺ سے جو کرے پیار ہر نفس
پڑتا ہے ابرِ لطف کی بوچھار ہر نفس

اُن پر جو ذکرِ نورِ نبی ﷺ میں مگن رہیں
پرتو فگن رہیں نہ کیوں انوار ہر نفس

قرآن سے اخذ وہ نتیجہ ہوا کہ اب
سرور ﷺ کی عظمتوں کا ہے اقرار ہر نفس

احکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ چلیں ہم تو لازماً
شہکار کی طرح رہے کردار ہر نفس

ہم دور اتباعِ نبی (ﷺ) سے اگر رہے
ایسے میں ہوگا درپئے آزار ہر نفس

آقا (ﷺ) نے بھائی بھائی بنایا ہمیں کہ ہو
آپس میں پیار ہر نفس، ایثار ہر نفس

بے لگاؤ لطفِ رسولِ کریم (ﷺ) ہیں
جو دشمنانِ دیں سے ہیں بیزار ہر نفس

محروم ہو گئے ہیں توجہ سے آپ (ﷺ) کی
کرتے ہیں نفرتوں کا جو پرچار ہر نفس

محمود کی خدا سے رہی ہے یہی دعا
کہتا رہے یہ نعت کے اشعار ہر نفس

☆☆☆☆☆

احسان اُن کے ہم سے یہ کہتے ہیں روز و شب
چلنا ہے تو نبی (ﷺ) کی ہدایت پہ چلنا ہے

تلقین یہ مزکّی رسولِ کریم (ﷺ) کی
نفسانی خواہشات کو اپنی کچلنا ہے

تہذیبِ ہندوانہ سے جو ہم میں آ گئیں
عادات کو بحکمِ پیمبر (ﷺ) بدلنا ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

...ی (ﷺ) کے در سے اپنے کو شاد کر دیا جس نے
...ے جنتِ نبی (ﷺ) کو وسیلہ کر دیا جس نے

ہر اک رحم معذب کا مداوا کر دیا اُس نے
ارادہ طاعتِ سرور (ﷺ) کا پختہ کر دیا جس نے

...گی اُس کے پیچھے ساری مخلوقاتِ خالق کی
نبی (ﷺ) کے عشق میں اپنے کو تباہ کر دیا جس نے

لکھی خالق نے لوحِ جنت پر اس شخص کی بخشش
کبھی قہرِ عال پہ لغزش کو ہوا کر لیا جس نے

اُسے محروم فرمایا نبی (ﷺ) نے اپنی رافت سے
حصولِ مال کا اپنے کو رسیا کر دیا جس نے

سیاہی پھر گئی اُس کے رخِ قسمت پہ بے شبہ
کبھی توہینِ آقا (ﷺ) کو گوارا کر دیا جس نے

تعلّق صرف آقا (ﷺ) سے رکھا اُن سے محبت کی
علائق سے جہاں بھر کے کنارہ کر دیا جس نے

وہ عفریتِ ریاء تحقیق کے چنگل میں پھنس جاوے
حبیبِ رب (ﷺ) کی سنت کو دکھاوا کر لیا جس نے

قدم اس فرد کا محمود اُٹھا خلد کی جانب
عطائے کبریا سے عزمِ طیبہ کر دیا جس نے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں جتنے ہیں سب نے اُن کی رحمت لاتعد پائی
نہایت اس کی دیکھی ہے نہ اس کی کوئی حد پائی

سمجھ کر سوچ کر ہم نے نبی (ﷺ) کا ذکر اپنایا
سمجھنے سوچنے کے واسطے ہم نے خرد پائی

"اَغِثْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" جب نکلا ہے دل سے
تو ہم سب ماننے والوں نے آقا (ﷺ) کی مدد پائی

رسول اللہ (ﷺ) کی موجودگی اس میں ضروری ہے
کلامُ اللہ میں ہم نے جو سوگندِ بلد پائی

رسولِ خیر (ﷺ) کی رحمت کسی جا پر نہ کم دیکھی
کسی مخلوق نے جب بھی "طلب" سوچی "رسد" پائی

چلے مدتا جو تقلید حبیبِ خالقِ کل (ﷺ) میں
تو یہ جادہ تھا جس میں کوئی بھی ہم نے نہ سد پائی

ریا سے جلبِ جاہ و منفعت سے جو رہا ہٹ کر
اسی نے نعتِ سرکار (ﷺ) ہونے کی سند پائی

جونہی محمودؔ نے دل کی نگاہیں کھول کر دیکھا
حسابِ عدد میں "صلِّ علیٰ" کی ایک مد پائی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حق پاک (ﷺ) نے نعت کا جس کو مرتبہ بخشا
رجحاں ہے جس کی منزل اس کو ایسا راستہ بخشا

رسولِ محترم (ﷺ) کے صدقے خلاقِ دو عالم نے
مجھے دل بے نیازِ جاہ و تحریص و ہوا بخشا

اُسے دی سربلندی گویا رب نے دین و دنیا میں
جسے قدمینِ شہِ مصطفیٰ (ﷺ) کا بوسہ بخشا

بہت تھا سامنا مشکل کا روزِ حشر پہ رب نے
ہماری رستگاری کو نبی (ﷺ) کا آسرا بخشا

قلم میرا ہوا جو سر بسجدہ حمدِ خالق میں
تو رب نے نعت لکھنے کا بھی مجھ کو حوصلہ بخشا

درِ محبوب (ﷺ) پر اپنے رسائی دے کے احقر کو
خدائے پاک نے نعتِ پیمبر (ﷺ) کا صلہ بخشا

محبت ربِ عالم نے عطا کی ہے جو آقا (ﷺ) کی
تو پھر اس میں مجھے اقبالؔ ایسا رہنما بخشا

میں ہوں محمودؔ شاکر خالقِ کونین کا جس نے
درودِ پاک کی صورت میں وردِ جانفزا بخشا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کے ذکر سے محبوبِ حق (ﷺ) کا تذکرہ نکلا
ہر اک حمدِ خدا کا آپ (ﷺ) کا مدحت سرا نکلا

خوشی ہونٹوں سے حرفِ مدحتِ خیر الوریٰ (ﷺ) نکلا
اسی دم زشتکاری کا ہماری راستہ نکلا

ترستا ہے اسی چہرے کو تو دے جنت الماویٰ
وہی چہرہ جو گردِ شہرِ آقا (ﷺ) سے اٹا نکلا

سو چودہ سو برسوں سے جہاں محبوبِ خالق (ﷺ) ہیں
عقیدت کا اسی شہرِ حسیں سے سلسلہ نکلا

پچھاڑیں کھائی ہیں حسابِ محرومی سے احقر نے
جونہی لاہور سے شہرِ نبی (ﷺ) کو قافلہ نکلا

نہال حمدِ خدا سے پاک ہو پائی تو پھر اس سے
درودِ پاکِ سرکارِ جہاں (ﷺ) صبح و مسا نکلا

عقیدت ہے نبی الانبیاء (ﷺ) کی کتنی بار آور
کبوتر تک نبی (ﷺ) کے شہر کا رشکِ ہما نکلا

عزیزو! موت آئے ہم دیارِ سرورِ دیں (ﷺ) سے
تو کندہ آنکھ کی پتلی پہ بھی گنبد ہرا نکلا

کوئی محمود کیا سمجھے گا قربت دو کریموں کی
وہاں تو دو کمانوں سے بھی کمتر فاصلہ نکلا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نکل دیں دہنِ سرورؐ سے جہاں کی صورتیں ساری
[illegible] ہو گئیں نورِ نبی (ﷺ) سے ظلمتیں ساری

انہیں دنیا و عقبیٰ کی ملی ہیں دولتیں ساری
درودِ پاک سے مملو ہیں جس کی ساعتیں ساری

مقامِ سرورِ کونین (ﷺ) ہر بالا سے بالا ہے
رسولِ محترم (ﷺ) کے زیرِ پا ہیں رفعتیں ساری

منار و قبۂ سرکارِ والا (ﷺ) ہم نے کیا دیکھا
نظر نے مجتمع کر دی ہیں گویا جنتیں ساری

نگاہِ قلب سے پڑھ لو احادیثِ پیمبر (ﷺ) کو
نظر آتی ہیں ہر قولِ نبی (ﷺ) میں حکمتیں ساری

مرے کام و دہن کو کیا سروکار اب کسی شے سے
حضورِ طیبہ سے پائی ہیں میں نے لذتیں ساری

وہ جس کی زندگی حبِّ پیمبر (ﷺ) میں نہیں گزری
ہیں اس کے واسطے حور و ملک کی لعنتیں ساری

وہی اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے افضل ہے
ہیں جس کی اتباعِ مصطفیٰ (ﷺ) میں عادتیں ساری

ریاضِ جنتِ طیبہ میں جب میں نے قدم رکھا
ہُوا محسوس یہ زیرِ قدم ہیں جنتیں ساری

مفاہیمِ کلامِ کبریا کی تہہ میں تو اُترو
ثنائے مصطفیٰ (ﷺ) میں آ گئیں دیکھو آیتیں ساری

جب آقا خواب میں تشریف فرمائے دل و جاں ہوں
اس اک لمحے پہ میں قرباں کر دوں راحتیں ساری

اگر احکامِ سرکارِ جہاں (ﷺ) پہ ہم نہیں چلتے
یہ دیکھو پائے بیٹھے ہیں جہاں کی ذلتیں ساری

کرے اک آدھ سُنّت پر نہ کوئی مرتکز دعوت
ہیں پُر از حکمت و دانش نبی (ﷺ) کی سُنّتیں ساری

اسی اک راہ پر چلنا رہِ ایماں پہ چلنا ہے
کرو سرکار (ﷺ) کی چاہت پہ قرباں چاہتیں ساری

کوئی ناعت انھیں محمودؔ کیسے جان سکتا ہے
ہیں رب کے سامنے نعتِ نبی (ﷺ) کی وسعتیں ساری

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہیں اپنے صاحبِ ایمان ایسے نام ضرور
مگر خلاف ہیں سُنّت کے اپنے کام ضرور

سمجھ کے سوچ کے کر مدحتِ حبیبِ خدا (ﷺ)
زمامِ اصحبِ افکار کی تو تھام ضرور

صباح و شام ہمہ وقت جاگتے سوتے
درود پاک نبی (ﷺ) کا ہو التزام ضرور

نبیؐ کا فتح کے موقع پہ عفو عام رہا
جو ہوتا اور تو لیتا وہ انتقام ضرور

وہ جو نظامِ خدا سے حضور (ﷺ) لائے ہیں
ہو اپنے ملک میں نافذ وہی نظام ضرور

پگاہ و شام عقیدت کے پیشکاروں کا
نبیؐ کے در پہ نظر آیا ازدحام ضرور

کلامِ ربِّ جہاں نے ہمیں سکھایا ہے
درود ہو تو ہو سرکار (ﷺ) پہ سلام ضرور

نعوت خوانی ترنم سے کاروبار ہے کیوں
یہ کیا کہ لیتے ہیں حُبِّ نبی (ﷺ) کے دام ضرور

جو تھامو ہاتھ میں محمودؔ خامۂ مدحت
حضورؐ کا رہے پیشِ نظر مقام ضرور

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رہتا ہے ہمہ وقت جواں میرا تصوّر
طیبہ سے پہنچتا ہے جہاں میرا تصوّر

پاتا ہے یقیں آقا (ﷺ) کے الطاف و کرم کا
بے رشتۂ ہر وہم و گماں میرا تصوّر

تخئیل کی پرواز کہاں عرش خدا تک
رتبہ کہاں سرور (ﷺ) کا کہاں میرا تصوّر!

آقا (ﷺ) کی توجّہ کے سبب فضلِ خدا سے
گو میں ہوں مُسِن پر ہے جواں میرا تصوّر

سرکارِ جہاں جاہ (ﷺ) کے دربار علا تک
جاتا ہے بصد امن و اماں میرا تصوّر

ہوتا ہے رسا سیرت سرکار جہاں (ﷺ) تک
پاتا ہے عقیدت کے نشاں میرا تصوّر

رک جاتا ہے محرابِ تہجّد میں پہنچ کر
چلتا ہی نہیں سوئے جناں میرا تصوّر

محمود ہے انوارِ پیمبر (ﷺ) سے فروزاں
ناواقفِ ظلمات و زیاں میرا تصوّر

☆☆☆☆☆

نعت کے موضوع پر دنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والے

(شاعرِ نعت) راجا رشید محمود کے
۵۳ مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (اردو)

ورفعنا لک ذکرک	حدیثِ شوق	منشورِ نعت
سیرتِ منظوم	۹۲	مہرِ کرم
مدیحِ سرکار ﷺ	قطعاتِ نعت	حی علی الصلوٰۃ
مخمساتِ نعت	تضامینِ نعت	فردیاتِ نعت
کتابِ نعت	حرفِ نعت	نعت
سلامِ ارادت	اشعارِ نعت	اوراقِ نعت
مدحتِ سرور ﷺ	عرفانِ نعت (صوبائی نعت ایوارڈ)	دیارِ نعت
مسبعِ نعت	مبادیِ نعت	اکرامِ نعت
شعاعِ نعت	دیوانِ نعت	منشوراتِ نعت
منظومات	تجلیاتِ نعت	وارداتِ نعت
بیانِ نعت	مناسبِ نعت	حمد مع نعت
التفاتِ نعت	عنایتِ نعت	مربعِ نعت
نیازِ نعت	امتنانِ نعت	سرورِ نعت
نازشِ نعت	سوادِ نعت	[illegible]
متاعِ نعت	[illegible]	[illegible]
قاموسِ نعت	مشعلِ نعت	[illegible]
افتخارِ نعت	نعت (ادبی)	[illegible] نعت
دفترِ نعت	مدحِ احمد (ﷺ)	

.........ان مجموعہ ہائے نعت میں موجود کاوشیں

حمدیں = ۶	حمد و نعت = ۳	قطعات = ۵۸۹
غزل کی ہیئت میں نعتیں = ۲۷۰۳		ان میں موجود اشعار = ۲۸۷۱۵
فردیات = ۲۵۴۱	مخمسات = ۶۶	تضمینیں = ۵۳
نظمیں = ۱۲	مثلث = ۳ (۲۷ بند)	مسدس = ۵ (۱۸ بند)
	مربع = ۱ (۷ بند)	

ان ۵۳ مجموعہ ہائے نعت کے صفحات = ۵۷۴۴

آثارِ مدینہ

مدینہ منورہ کا تصویری البم

قدیم و جدید زیاراتِ مدینۃ النبی ﷺ کا حسین گلدستہ

بڑے سائز کے اڑھائی سو صفحات

سات سو سے زیادہ تصاویر

تحقیق / تدوین / شاعری : راجا رشید محمود

ڈیزائننگ / خطاطی / ترتیب : اظہر محمود / راجا اختر محمود

ناشر

مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)

عقب مزار قطب الدین ایبک انار کلی لاہور فون: 042-7230001

Monthly "NAAT" Lahore

CPL 214